

۷۸۶

۹۲

جذباتِ حبیبہ

نعتیہ کلام

خطیب اعظم حضرت مولانا شاو حید الدین احمد صاحب
آقادرہی مجددی

شائع کردہ

مکتبہ وزیریہ - محلہ انکوری باغ

امپور لوہی

سلسلہ مطبوعات المکتبہ وزیریہ نمبر ۵

جملہ حقوق بحق مکتبہ وزیریہ محفوظ

نام کتاب جذبات و جیہ

حجیہ الدین احمد خاں قادری

کلام -

اپریل ۱۹۷۸ء / حیات لرجب سنہ ۱۴۰۰ھ

بار اول

شہزادہ جادو رستم

کاتب

ناظم پریس رامپور

مطبع

۶۰۰

تقریباً

قیمت

ناشر

مکتبہ وزیریہ - محلہ انگوری باغ - رام پور یوپی

۲۴۴۹۰۱

فہرست

صفحہ نمبر	مصرعہ وار	نمبر شمار
۳	فہرست	۱
۴	ابتداء تہ از مصنف	۲
۸	سارے عالم کا پایاں ہے وہ (حمد)	۳
۱۰	الصبح بدامن طلعتہ (تفسیر بر نعت عربی)	۴
۱۲	جو چمک رہا ہے چہار سو قمر عرب کا وہ نور ہے	۵
۱۴	تم نور ہو ظلمت کو مٹایا ہے تمہیں نے	۶
۱۵	مگر رسول ہاشمی دیکھیں پریشانی مری	۷
۱۷	تمہاری ذات سے ہم نے خدا کی ذات پہچانی	۸
۱۹	چنلے ہے رب نے یہ بندہ کا انتخاب نہیں	۹
۲۱	نورِ خدا وہ حسن سراپا تمہیں تو ہو	۱۰
۲۳	پایا ہم نے اپنے نبی کو فقر پسند اور خاک نشین	۱۱
۲۵	نبی نے طیبہ و بطحا کی ایسی کی ہنگبانی	۱۲
۲۷	ہو تم اپنے ول کے مولا تمہارا	۱۳
۲۹	ہمارے دل میں یہاں شاہ دیں ہے	۱۴

صفحہ نمبر	مصدر واد	نمبر شمار
۳۱	محمد مصطفیٰ ہیں ابر نیساں	۱۵
۳۲	وہ رحمت عالم پادشہ کی کل مجد خدائے برتر ہے	۱۶
۳۴	کل جہاں معطر ہے عطر وائل مدینے میں	۱۷
۳۶	بہت دنیا میں آئے اور گئے رشتہ بدلی والے	۱۸
۳۸	ہمارا ایسا اور دیں ہر کہ کعبہ قطعاً خدا کا گھر ہے	۱۹
۴۰	ہے اک ادرج صدف پورا زمانہ	۲۰
۴۱	سید دل اور سواد معصیت امینا فرما ہے	۲۱
۴۳	وہ سرور دنیا سرور دیں وہ فخر دو عالم تھا میں	۲۲
۴۴	محمد عربی کا نہ پوچھ جہاد و جلال	۲۳
۴۵	اے حسن کے سکر حلوة حق عالم کی ضیا نور باری	۲۴
۴۷	فیوض آسمانی تو زمیں پر کین لایا ہے (مدرس)	۲۵
۵۰	امت ہوں نبی امی کی کمر کیے کہوں ہیں جاہل ہوں	۲۶
۵۱	سوئے سے نہ احمد کما تھا یا شب معراج	۲۷
۵۲	سج گیا جہان فلک خان میزبانی سے	۲۸
۵۳	اے نور جمال کبریا نی (نعت فارسی)	۲۹

صفحہ نمبر	مصرعہ دار	نمبر شمار
۵۵	محبوب حق خیر البشر ایں نظر نور خدا (نعت فارسی)	۳۰
۵۶	انتم مولائی حبیبی انت محمود الملقا (نعت عربی)	۳۱
۵۸	مدح قرآن جاں پاک ہوئی دل مشا ہوا قرآن لطافت کیا کہے	۳۲
۶۰	دیا و حی الہی نے ہمیں حق پاسبانی کا	۳۳
۶۲	ہمارا حقیقہ ہے ایمان ہمارا	۳۴
۶۳	متلع کون و مکان مرجع انام ہے یہ	۳۵
۶۶	شریعت ساز ہے ساز طریقت کی مدد ہے یہ	۳۶
۶۸	نصاحت کا چین اور بلاغت کا گلستاں ہے	۳۷
۶۹	الہی ہم نے قرآن کو پڑھا ہے (مدرس)	۳۸
۷۱	نظمیں چمن میں بھول گئے ہیں نظر سر ہوئی ہر شکل میں	۳۹
۷۳	اب نہاد و رہے ہر باغی بجاتی ہے (=)	۴۰
۷۶	جو چاہے شکہ ہم کو سازا زمانہ	۴۱
۷۸	قطعات اردو	۴۲
۷۹	رباعیات فارسی	۴۳

ابتدائیہ

فحمدنا و نصلى على رسولہ الكريم اما بعد
 میرے لکھے ہوئے نعتیہ اشعار کا مجموعہ آپ کے پیش نظر
 میں نہ شاعر ہوں نہ کسی شاعر کی شاگردی کیلئے شعر کہنے کی
 مشق کی ہے۔ نہ شعرا کے کلام کا کثرت سے مطالعہ کیا ہے۔
 اس کے باوجود بھی کبھی کبھی اشعار موزوں ہو گئے جس کی
 وجہ میرے نزدیک سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں اپنے
 پیر و مرشد حضرت مولانا ذریعہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 (م ۱۹۲۵ء) کی توجہات کا مرکز رہا ہوں اور آج بھی وہ توجہات
 میری رگ رگے میں جاری و ساری ہیں۔ انھیں توجہات کی
 بنیاد پر دماغی تخیلات اور قلبی جذبات بصورت اشعار
 قلم بند ہو گئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ اشعار نہ کلام کہے
 جانے کے مستحق ہیں نہ لکھے جانے اور چھپوانے کے قابل،
 لیکن بعض مخلصین کے پیہم اصرار پر میرے نواسے مولوی
 مظاہر اللہ خاں نے انھیں "جذبات و جمیع کے نام سے"

جمع کر لیا ہے ان کا اصرار ہے کہ انہیں طبع کرایا جائے اور اب مجھ سے
اجازت کے لیے مصر میں چونکہ اپنی عادت قدیمہ کے تحت کسی کی
دل شکنی پذیر نہیں کرتا ہوں اس لئے ان کو اجازت طبع دیتے ہوئے ارباب
علم خصوصاً شعرائے کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان اشعار
کی فنی غایموں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرمائیں۔

میرے اشعار مختلف اصناف سخن پر مشتمل ہیں لیکن یہ مجموعہ صرف
نعتیہ سلام پر مبنی ہے۔ میرے نزدیک یہ نکتہ قابل توجہ ہے تاکہ رشاد
صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ اور برکات ذاتیہ سے
نوازا جائے اور اس کے بڑھنے اور سننے والوں کا وقت بھی
عبادت میں شمار ہو اور ذہنوں میں حبیب رب العالمین صلی اللہ
علیہ وسلم کی الفت و محبت کے جذبات موجزن ہوں۔
کیونکہ مومن کے لیے حب ہوں صلی اللہ علیہ وسلم سے زاد کوئی
نعمت نہیں اور طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اہم کوئی
فضیلت نہیں۔ اس لیے کہ مومن کا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر مبنی ہے پس جو آپ کی رسالت عامہ اور مرآت عالمیہ کا اقرار نہیں کرے گا
وہ مومن نہیں ہوگا اس کے لیے صرف کلمہ توحید کا اقرار بے سود ہوگا۔
رَفَقْنَا اللَّهُ وَنَاثِلًا الْمُؤْمِنِينَ لِحُبِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْعِلَّ حَسْبُ مَا تَحْمَا

۴ جزوی مکملہ
وجہ الدین احمد خاں قادری
الکوری باغ راسپور

حمدِ باری تعالیٰ

سارے عالم کا پاساں ہے وہ پوری دنیا پر مہرِ باں ہے وہ
مالکِ ملک و جہاں ہے وہ جلوہ ظاہر ہے اور نہاں ہے وہ

مَالِكُ الْمَلِكِ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

اُس نے جیواں کو زندگی بخشی اُس نے انساں کو زیر کی بخشی
اُس نے رُوحوں کو تازگی بخشی اُس نے قتلوں کو روشنی بخشی

مَالِكُ الْمَلِكِ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

پھول بوٹے و میں کے گلشن میں ماہِ داغِ نجم فلک کے دامن میں
مست چڑیاں ہر اک نشیمن ہیں کہتے ہیں و معش اپنے مسکن میں

مَالِكُ الْمَلِكِ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

بِجِو اور اس کا ہر قطرہ ریگِ صحرا اور اس کا ہر ذرہ
 رخ و گلشن اور اس کا ہر سبزہ پھول کہتے ہیں اور ہر غنچہ

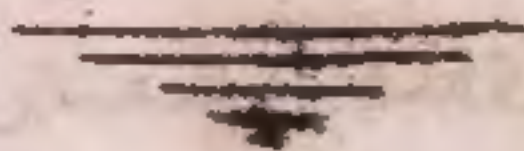
مَا لَكَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

ہی حاجت روا ہے اے آقا تو ہی شکل کشا ہے اے آقا
 ہی جاں کی دوا ہے اے آقا تو ہی دل کی جلا ہے اے آقا

مَا لَكَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ



الصبح بدامن طلعتہ

واللیل دجی من وفرتہ

وہ صبح ازل کا نورِ مبیں۔ وہ شام ابد کا پردہ نشیں

وہ جانِ ضیاء کے دینِ مٹیں۔ وہ گیسوؤں والا چاندِ حسین

الصبح بدامن طلعتہ واللیل دجی من وفرتہ

عالم کی چمک آدم کی ضیا۔ وہ روتے منور نورِ خدا

وہ چاندِ ساءِ مکھڑا شمسِ نما۔ وہ صبح منور زلفِ نور

الصبح بدامن طلعتہ واللیل دجی من وفرتہ

وہ معدنِ جود و لطف و عطا۔ وہ مخزنِ فیض و کانِ سخا

وہ قبلہ عالم قبلہ نما۔ وہ نورِ دالِ دجبال نورِ ہدی

کنزِ اکرمِ مدلیٰ انعم ہادی الامم شریعتہ

وہ نور کا پتلا پاک بدن۔ مکہ کی ضیا رطیبہ کی بھین

وہ فخرِ قریش و فخرِ زمیں۔ وہ نورِ خدا کی پہلی کرن

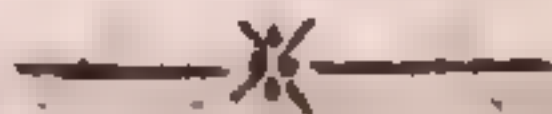
انکى النسب اعلیٰ لحسب کل العرب فی خدمتہ

ظاہر میں اُدھ مغلّس اور فقیر۔ معنی میں غنی شاہوں کا امیر
 کبیل میں چھپا اک بدر منیر۔ دنیا میں ہر سلاخ شرم میں میر
 ذات الرسل افضلہ و علی۔ و ہدی السبلہ لدلائلہ
 تسخیر میں ان کی سار اجمالی۔ پابند اشارہ کون و مکان
 انگشت سے جاری بحر و اُال۔ ہر ایک عمل قدر کا نشان
 سعت الشجر نطق الحجر۔ شوق القبر باشارتہ
 قیلے سے عیلا قبلے کو عیلا۔ وہ قبلہ عالم قبلہ نما
 جب فرش سے وہ تاعرش گیا معراج سے اسکی عرش سما
 جبریں الی لیل الاسری۔ والرب وعاہ لمحضرتہ
 حق سے جو شرف ہے انکو ملا۔ پہلوں میں کسی کو بھی دیا
 امت کے لئے بھی وعدہ کیا بخشیں گے کرم سے ان کی خطا
 قال الشرافاء واللہ عفا۔ عما سلفا من امتہ
 سردارِ زمیں سردارِ زمان سردارِ فلک سردارِ حناں
 سردارِ دل و جاں جانِ جہاں سردارِ وجہ و پیرِ ال
 فمحمدا نا ہو سیدنا۔ فالعن لعلہ لا حیا بہ



جو چمک رہا ہے چہار سو قمر عرب کا وہ نور ہے
 جو نظر نہ آئے تجھے کہیں تو تری نظر کا قصور ہے
 مجھے ناز ہے نہ غرور ہے مگر اتنا مجھ کو شعور ہے
 مرے سر پہ ہے تدم نبی قدم نبی کا فردر ہے
 وہی ہوش میں ہی دماغ و دل جو نبی کے عشق میں چور ہے
 یہی بے خودی تو ہے عقل کل نیشہ شراب طہور ہے
 وہ فدا ہے واحد علم نزل نہ مکاں ہیں نہ نماں ہیں
 جسے کہئے نور محمدی اسی نور کا یہ ظہور ہے
 تیرے عشق کا ہے معاملہ تری نیتوں پہ ملار ہے
 شہ و جہاں کی شعاع رخ نہ قریب ہے نہ دور ہے
 مجھے اعتراف ہے طور کا میں مقرر ہوں جا و کلیم کا
 مگر اے حبیبِ خلائے حق مرا شک بھی تو طور ہے

ہونگاہ ساقی حشر نے ہمیں جامِ عشق پلا دیا
 اُسی جامِ بادۂ عشق کا رنگ ہے یہاں بھی سرور ہے
 مجھے کیا خبر ہے جمال کی مجھے کیا پتہ ہے کمال کا
 وہ حبیبِ خالقِ حسن ہیں مجھے اس قدر ہی عبور ہے
 نہ وہ نہ بیتِ چمنِ نیل نہ وہ روضۂ درِ مصطفیٰ
 درِ مصطفیٰ کا غبارِ راہِ یہ وجہِ خستہ ضرور ہے





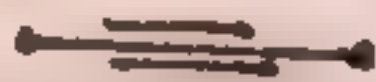
تم نور ہو ظلمت کو مٹا یا ہے تمہیں نے
انوار کو سینوں میں سما یا ہے تمہیں نے
عقلیں بھی تھیں اور دل بھی تھے پر خواب گراں میں
سوئی ہوئی عقلوں کو جگا یا ہے تمہیں نے
اجسام تو اُنکے تھے مگر جاں میں نہ تھی جاں
بے جان کو جاندار بنایا ہے تمہیں نے
اللہ کا کعبہ تھا صنم خانہ مشرک
توحید ساز رنگ اس پر چڑھایا ہے تمہیں نے
آدم کے زمانے سے تو انسان ہیں موجود
انسان کو انسان بنایا ہے تمہیں نے
اللہ سے تھی دور بہت خلق زمانہ،
مخلوق کو خالق سے ملا یا ہے تمہیں نے
اجسام کی ہے فکر تھی تم ہی سنبھالو
آغازِ وجود پہلے سنبھالا ہے تمہیں نے

موقعہ حاضری دربار رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۹۶ھ - ۱۹۷۶ء

رسول ہاشمی دیکھیں پریشانی مری
 دور ہو جائے ابھی آشفۃ سامانی مری
 بیت عالم ہو تم اور نعمت باری ہو تم
 دیکھ لو شان کریمی سے پشیمانی مری
 بیابان کی منزلیں زائے سے زائد ہیں کٹھن
 آپ کے قبضے سے کب باہر ہے آسانی مری
 اللہ نے مالک بنایا ہے حضور
 قیمتی کر دیجئے سہکار ارزانی مری
 سے پاتک نور ہو اور ہر طرف نور خدا
 نور کے صدقے میں کر دور دوح نورانی مری

دامنِ اُمید پھیلا ہے کرم کی آس ہے
 کاش آقا دیکھ لیں کوتاہِ دامانی مری
 زینتِ اعمال سے عریا یوں پردہ ڈال دو
 حشر میں رسوا نہ کر دے مجھ کو عریانی مری
 مصطفیٰ و مجتبیٰ شاہ و گدا کے پیشوا
 شافعِ روزِ جزا کیجئے نگہبانی مری
 یہ وجہِ بے نوا در خواست کرتا ہے شہا
 ظلمتوں سے پاک کر دو شمعِ ایمانی مری





تمہاری ذات سے ہم نے خدا کی ذات پہنائی
تمہاری ابرویا بد دلست ہم نے جنت کی زمیں جستانی

تمہارے ہاتھ سے پہنچا ہمیں قرآن کا نسخہ
علاجِ تبسم انسانی دوا کے دردِ روحانی
تمہارے فیض کا احسان ہے سارے زمانے پر
تمہیں ناز کرتی ہے سدا تارِ سخن انسانی

سناوت اک کنیزک سے اُنھیں کے قصہ شادی کی
شبیِ محبت مانگتی ہے ان کے در پہ حقِ درباری

تجملِ ثمر و بار ہی وہ کہ شوق ہو طور کا سینہ
تجملِ وہ کہ مٹا جائے جس سے حسنِ کنعانی

حیاتِ مسخّرے میں زندگی کے کتنے جوہر ہیں
کہ جن کے لٹاؤ لے بیٹے ہیں محی الدین جیلانی

غلام مصطفیٰ اسرارِ حکمت کا وہ رہبر ہیں
کہ جن کا ایک قطرہ ہیں نکاتِ علم و مہمانی

محمد مصطفیٰ کے نور سے عالم منور ہے
کہ جن کی لذات ہے نورِ خدا اور شکل نورانی

و جیہ زار تو بھی مانگ لے کچھ اس پیرِ حق سے
و ہاں سب کچھ ہے نیلینِ تجہلہ و زائد و مانا



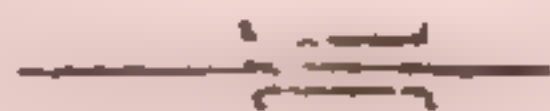
چنانچہ ہے رب نے یہ بندہ کا انتخاب نہیں
 قسم خدا کی نبی کا کوئی جواب نہیں
 وہ بے بدل ہیں نظیر میں بھی ان کی ناممکن
 وہ لا جواب ہیں ان کا کوئی جواب نہیں
 نبی کے در پر نصیب گری سے چھڑا ہے مدام
 کسی گدا کا ستانا کوئی جواب نہیں
 طلبیب یا دہی میں تجھے ترپینے دے
 خون عشق کی آتش کوئی عذاب نہیں
 ذرا تو ہوش کی تی مدد عی عقل و خرد
 خراب بادہ عشق کی خراب نہیں
 رٹھا ہے ہوش و خرد اور کبھی نہ گرنے دے
 بگاڑ ساتی کو تر ہے یہ شراب نہیں
 خدا کا فضل ہے ہر داغ سے مبرا ہے
 رخ جیب خدا ہے یہ مانتا اب نہیں
 دل و دماغ کو ٹھنڈا کرے تجلی سے
 یہ تھر دے محمد ہے آفتاب نہیں

یہ غارِ ثور میں صدیق سے بنی نے کہا
 خدا ہو ساتھ تو دشمن کی کوئی تاب نہیں
 وہ دورِ حضرت فاروقؓ وہ فتوحِ بلاد
 کوئی مقام سے جس جا وہ فتح یاب نہیں
 بنایا دینِ مکمل کا ایک شیرازہ
 غنی کی ذات فقط جامع کتاب نہیں
 یہ کیا بلا ہے کہ مسلم کو خاک کر ڈالا
 سبب یہ ہے کہ غلامِ ابوتراب نہیں
 بنی کی تختِ جگر اور مرا تھ میں چھکا
 نمونہ پیر بیضا ہیں یہ کتاب نہیں
 حسن حسین ہیں وہ پھولِ جو نہ کھلا ہیں
 خدا کی خلد کے ریحان ہیں گلاب نہیں
 ہیں بے حساب گناہ و جیہ اے مولا
 تیرے کرم کا بھی لیکن کوئی حساب نہیں



نورِ خدا وہ حسنِ سراپا تمہیں تو ہو
 طیبہ کے چاندِ دل کا اجالا تمہیں تو ہو
 محبوبِ حقِ جمیلِ زمین و زمان ہو تم،
 وہ روئے حسن جس نے سجایا تمہیں تو ہو
 ہے اک تمہارے نور سے کوئین کا جمال
 یوسف کا حسن نورِ زلیخا تمہیں تو ہو،
 روحِ وجودِ جانِ تجلیِ جلالتِ دل
 سدرہ کا نورِ عرش کا جلوہ تمہیں تو ہو
 بیمارِ غم مرلیضِ معاصی کا ہو علاج
 کل دکھ بھرے دلوں کا مداوا تمہیں تو ہو
 شفقت کی آسِ رحم و کرم کا مجسمہ
 ٹوٹے ہوئے دلوں کی تمنا تمہیں تو ہو،

زینتِ بطحا رونقِ کعبہ عزتِ قبلہ رفعتِ طہیہ
 نذرِ نبی کی سب ہیں شعا میں خاتِ نبی ہر مادہ میں
 بیٹا ہو کر فخرِ آدم اُمّی ہو کر سب سے اہم
 عرش سے بہتر کعبہ سے افضل قبرِ نبی کی پاکی میں
 نعتِ وحی مدحِ رسالت مدحِ رسالت حمدِ نبی
 حمدِ الہی شکرِ عطایا، شکرِ عطایا نذرِ سس میں





بنی نے طیبہ و بطحی کی ایسی کی نگہبانی

کہ چرچہ ہے بھی بھکاری نے لگے : اہل تدج طحانی
تقسیم ان کا گوہر پاش جو سر ریزہ لوزہ انی

آنکھیں قد مول کے ہے درِ عدن لعل بدخشان
رہی عذ نظر تک مہر و انجم کی درخشان

دلوں کو کر گئی روشن دہ قحی حشر کی پیشانی
سجاشی بن گیا پروانہ جب شمع نبوت کا

تو ظلمت بن گئی حدیث میں دجہ نور افشان
خدا نے عرش پر لہرا دیا پرچم محمد کا

ہوا میں رہ گیا اڑتا ہوا تخت سلیمان
زمین سے چرخ پر پہنچے سچا ادراحد کو

زمین سے غرش پر لائی ہے محسوس کی نگہبانی
عرب اک گوشہ صحرا میں گننامی کے بندے تھے

خدا کے ایک بندے نے انہیں پیری جہاں بانی

۱۹
کلیجہ اہلِ محشر کے پتھریں جائیں گے مہریت کے

شفیع المذنبین کے چند کلمے اور آسانی

ابھی تم دیکھ لینا پیار تجھے کما رحمت کو

وہا میٹھی نظر سے دیکھ لیں محبوب بانی

جہانِ خلوقِ خالق سے تھا کوسوں دور مدد سے

سکھادی ایک اُمی نے خدایا مینی خدادانی

خدا جانے کہ ختم المرسلین کا مرتبہ کیلے ہے

کہ جن کے اُمتی ہیں شاہِ اجمیری و جیلانی

امامِ الانبیاء ختمِ الرسل کو پیش کر دے یہ

درو دوں کا سلاموں کا یہ ہے حکمِ قرآنی

بس اک در خواست ہے آقا و جیہ پیمو عا سی کی

بقلمے تمام کاپیوں کو غنائے عھاٹ پر پاتی



موت تم اپنے مولا کے مولا تمہارا
 ہر اک عبد آقا ہے بندہ تمہارا
 جسے مشہور عالم میں سایہ نہیں تھا
 وہ عالم کے سر پرستے سایہ تمہارا
 نہ حاجت ہے اعجاز کی اہل حق کو
 کہ برہان حق ہے سرِ پائتھارا
 نہیں کعبہ و بیت مقدس پہ موقوفیت
 نہ قبلہ ہے دل جس میں جلوہ تمہارا
 ذرا میٹھی نظریں ہوں شیریں حکم
 تو ہوجائے سیراب پیاسا تمہارا
 خضر آبِ حیاں پہ کیوں کر مونا زالی
 مسیحا بھی پٹختا ہے سکرہ تمہارا
 اسی کا سمندر بھی ہے ایک قطرہ
 کرم کا جو جاری ہے دریا تمہارا
 خداوندِ شریف ہے یہ کج لے
 گناہیں پیار میں ہے چمچا تمہارا

بنائی رُسل نے جو تعمیرِ دینی
 تو تہہ ایا آکر چہرہ پیرا تمہارا
 خدا معطیٰ فرمے تم ہو قاسم
 بہیں کب ملے گا عطیہ تمہارا
 ہر یکے کبھی خواب میں تم کو شاہا
 تو ہو جائے دل سے وہ شیرا تمہارا
 ہر اک اشک و خشک گہر کیوں ہو
 جو دو تارے فرقت میں شیرا تمہارا
 ہے شمس و قمر کی تو قسمت میں گردِ گل
 مگر ایک حبلِ سارا تمہارا
 وجہ گنہگار پہ بھی نظر ہو
 کہ وہ بھی تو ہے نام یوا تمہارا





ہمارے دل میں ہمالا ہے
 ہمارا دل مدینے کی زمیں ہے
 ہری از فرش تا عرش ابریں ہے
 تو کیا غالی کوئی اسے زمیں ہے
 ہے ہر ظلمت میں اس کی جلوہ ریزی
 کہ جیسے ابر میں ماہ میں ہے
 حسد کی بندی لامکانی ،
 تو اضع میں عجب نیچی زمیں ہے
 زمیں پر مختصر نامسا جسدہ
 اُدھر قدموں میں فردوسا بریں ہے
 اُدھر دامن میں چھتے ہیں خطا کار
 اُدھر کچھ ہے مست ہے

ادھر دیکھو کہ ہیں محبوبِ رزاق

ادھر دیکھو غذا خانِ جوئے ہے

بھڑے بازوِ محشر میں بیجا

کروں گا کیا دلِ مردہ حزین ہے

و حیرتِ زار کے سینے میں روشن

چراغِ رحمتہ اللعالمین ہے

جمال اللہ کی دل میں عجب ہو

تو ہر درگاہ دیں میں قطبِ نبی ہے

ہمیں ہے سنگِ امام الدین کی خواہش

اور اپنا سر ہے احمد کی زمیں ہے

و نہ یران محمدِ جابجا میں

ہر اس ایوان کا نقش و نگین ہے

ہمیں تو چاہیے اک نورِ ممتاز

کہ ہفت آج تک دل میں کیس ہے



محمد مصطفیٰ ابن ابی نسیاں
محمد مصطفیٰ ابن ابی نسیاں

محمد مصطفیٰ شہ رسول اللہ
محمد مصطفیٰ نور زمانہ
لاست نبوت کا خزانہ
وہ تلخ انبیاء کا رسول اللہ،
نبی ہاشمی در لکھنؤ
نعلی شعلی میں اک تاریخ شہانہ

در دریا سے سعادت
 محمد نیر محمد رسالت
 محمد نور شید درخشان

میت سے منزلت عالمی نہیں کی
آئی شان ہے ایسی نبی کی

خدا کا عرش سے کرسی نبی کی
خدا نے خود حفاظت کی نبی کی

بن اکبر ان کو امت کا بچہ ہاں

کی ذات ہے، وہ ذاتِ عالی
پیشی میں جب کوئی سوا لی

اطاعت جس نے کی جنت کمالی
کبھی آیا نہیں اس دوسے خالی

یہ کیوں خالی ہے اب تک میرا دامن

غریبوں کی حمایت ان کا شیوہ
 یتیموں پر عنایت ان کا شیوہ
 امیروں کی حمایت ان کا شیوہ
 فقیروں پر سخاوت ان کا شیوہ

غرض ہر دکھ بھرے دل کا وہ دریاں

یہ مانا پھول ہیں صدیق اکبر
 گل رعنا عمر عثمان و حبیب
 کہتے ہیں سدا شبیر و شہر
 خیر بغداد بھی تو ہیں معطر

محمد ہیں مگر سب کے گلستاں

کمال مصطفیٰ کی قدر و قیمت
 جمال مصطفیٰ کی زیرِ قیمت
 جلال مصطفیٰ کی شان و عزت
 وجہ زاراں کی سچی رحمت
 نہیں سمجھا کوئی جنہ ذاتِ رحمن

— — — — —



رحمت عالم باوئی کل محبوب خدائے برتر سے
 الم کی چٹک آدم کی دیک اسے نور خدا کی پیمبر سے
 صورت سے عیاں انوار خدا اور دل میں نہلا ہوا خدا
 باتوں میں در نشانی ہے اور جانور سار سے نور سے
 دل کی جھری میں نور حسین تار دل کی لڑی میں ماہر ہیں
 کھیل کی نشرمان بے بھری اور عرش سے اونچا منتظر ہے
 قدموں کی تہ میں گہر دہل سے بڑی اور چرخ بنا قدم کی زینا
 قدیوں پر جھکی جو پشانی خورشید فلک سے بہر مستور ہے
 سکے حرم کو پاک کیا طیب کا حرم بند ہی لہیا
 سن سے بھی تھی منواری ایسا وہ آپ کی ذات الہی ہے
 اللہ نے ان کو بانا ہے مومن کے بھی دل نے مانا ہے
 منکر نے بھی یہ پہچانا ہے وہ نوح و عرب پیغمبر رہے
 سے شاہ عرب سلطان عجم سردار میں سالار فلک
 سن لیجئے وجہ خستہ سے شکوہوں سے بھرا اک دفتر ہے



کُل جہاں معطر ہے عطر دال مدینے میں
 روشنی ہے عالم میں منوشتاں مدینے میں
 واقعہ ہے طولانی قصہ مختصر یہ ہے
 کائنات قالب ہے اور جاں مدینے میں
 جن ہوں یا کائناتوں پہ اصل میں مردہ ہیں
 جان ذکر باری ہے جانِ جاں مدینے میں
 لامکاں پہ پہنچے وہ بیتِ اُمّ ہانی سے
 رہتے ہیں دلوں میں وہ ہے مکاں مدینے پر
 یاد آگئی قصود اور درِ ابو الیوب
 جب کبھی نظر آئے سارِ بال مدینے میں
 شمس اک نکل آیا مانشہ کے بحر سے
 بلالِ حبشی نے دی اذال مدینے میں

رازِ عشق پہاں ہے عاشقانِ احمد کا
 تیرِ دل میں مخفی ہے اور کماں مدینے میں
 حُسنِ خلق سرور دین جس پر ہے خدا شاہد
 ہم نے اس کی دیکھی ہیں جھلکیاں مدینے میں
 قسمتِ بنی آدم مدتوں سے آنکھی تھی
 دستِ حق نے سلجھائیں گتھیاں مدینے میں
 اے و تجیر وہ ہو گا کامیاب محشر میں
 ہو چکا ہے جو پہلے کامراں مدینے میں،





بہشت بنیائیں آئے اور گئے رُشید بڈی دانے
مگر مڑ کر۔۔۔ سب سے جو حق کو صفا والے
باسا پور سب کی امتی اور گشت مدفن
تسلی ملے ہم کو بی ایسی دغا دانے
شہید آ لہ پالسا اور مصطفیٰ ہیں نا خدا اس کے
نہایت تاج کا اور ہم ہیں نا خدا واسے
مریش اور عیال ہوں دوانے دن کا غالب ہوں
دیکھنی چلا نہ شفا آجائیں گر غالب شفا دانے
خدا محشر میں ثواب عدل پر جب جلاوہ گر ہو گا
بڑی اُمید ہے دیکھیں گے حضرت کو خدا دانے
خدا شاہ ہے قرآن پر ہے از صاف محمد سے
تو پھر کیا غم کریں انکار سب ارض سما دانے

اُڑے جاتے ہیں جبریلی امیں کے ہوش میرے
اُڑے جاتے ہیں حضرت مصطفیٰ عرشِ مہدی والے

بلاکت کے گڑھے میں گر رہا ہوں بھروسہ پہ

کہ آئیں دستگیری کو مری غارِ حرا و اسے

اگر نذرانہ کرنا ہے تجھے سببِ محرم کا

وجہِ دار ہیں سچا غمزدہ کر بلا والے



ہمارا ایمان اور دیں ہے کہ کعبہ قطعاً خدا کا گھر ہے
جہاں سے ملتا ہے اسے محمد خدائے برتر و تیرا ہے

جمالِ صورت پر حسنِ سیرت و معنویت کی ایک صورت

خدائے جس کو بنایا پہلے وہ اب مدینہ میں جلوہ گر ہے

خدا ہی جلنے نماز ہوگی ریاضِ جنت میں یا نہ ہوگی

سجود مسجد میں ہے یقیناً مگر نہ پوچھو کہ دل کدھر ہے

میں دل کی سیپی میں تجھ کو رکھ لوں گے بلکہ سیکھ لوں گے

غبارِ طیبہ ترے مناسب نہ بگاڑ لکھیں میرا سر ہے

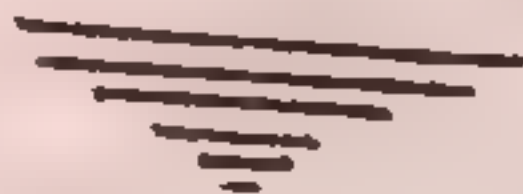
بتا دے مجھ کو خدا کے پیار کہوں ملکِ بھگوان کا انسا

نہ تیرا ہمسر کوئی فرشتہ نہ تیرا ہمتا کوئی بشر ہے

جو پکے آنکھوں سے خوف ہے وہ آیتِ حجت کم نہیں ہے

جو تیری الفت میں ٹپکے آنسو خدا کے پیار وہی کہہ رہے

کی رحمت کا ابرو گر کر یہ سوچنا تھا کہاں میں برسوں
 سی طرف کو وہ چل دیا ہے نبی کی جس سمت پر نظر ہے
 طریقت باطن کی مشعل ہے شرحِ حقیر کی اک شعلہ
 شریعت ظاہر کا راستہ انھیں کے قدموں کی اک گرہ ہے
 یہ جیہ خستہ نے خوب سمجھا مقامِ امن سکوں کی غافل
 طمانیت کی تلاش والے نبی کا قرآن نبی کا گھر ہے





ہے اک درج صدقہ پورا زمانہ
محمد مصطفیٰ درج بیگانہ

میں نہ کہتا ہوں انھیں جاوید نہ

تہیں سکا کی سب سے سب سے
نہ پوچھو منزل اس کی نہ پوچھو

جو جس سر نہ شفاعت شام نہ
وہ چاہیہ کچھ نہ دیں ہاں آرزو ہے

مری سن لیں دلع سے عاجز نہ
یہ ادھیپا ہے کہیں غریبوں سے

مرا سب سے نبی کا آستانہ
تو اچھو دو کرم اللہ اکبر

تو سے در کا گدا سا زمانہ
نبی شمع ہدیٰ پر دلنے اصحاب

نبوت کا زمانہ تھا زمانہ
زباں کھلتی نہیں شرم کی سے

مگر منگتا ہے روئے سالکانہ
نبی کے در پر رحمت کی ہے درخواست

وجہیں زاریہ تیرا زمانہ



سیر دل اور سوا دم صیت اُمید افزا ہے

ن خانہ ستر خدا دل کا سو پیرا ہے

وہ صورت بن گئی ازم کی تیر سر مصدق ہے

زمین بھی زیر گردوں عوذا عرش معلیٰ ہے

فراق مصطفیٰ میں رونے والے کچھ خبر بھی ہے

وہ گوہر ہے جو آنسو یاد حضرت میں ٹپکتا ہے

عدم تعبیر تھی جس کی جہاں وہ خواب بھی تھا

مگر سچ کر دیا جس نے تزاروئے مجملیٰ ہے

خدا جانے سخا و قلب اس مستی کی کیا ہوگی

کہ جس کی بخشش انگشت سے چتر ابلتا ہے

خطاب مآرِ مہیت میں شلے حق تو ظاہر ہے

مگر وہ اللہ اعلم اور بھی مطلب نکلتا ہے

ہزاروں نفس زندہ ہیں مگر مردِ روح مرد ہے
کوئی مومن جو جیتلے تری آفت میں سنا ہے

رضا جوئے علی سرکار ہوں تا ہوں نبی راضی،

کہ مرضی نبی میں ہی رضائے حق تعالیٰ ہے

وجہ ہے لڑا سوزائے عشق احمد مرسل

تمہیں گرفتِ جاں دے کر بھی مل جائے دوستا ہے



ہر در دنیا سرور دیں وہ فخر دو عالم حق سکا میں،
 میں چھپا اک ڈیڑھ حسین بدلی میں چھپا اک وہ میں
 عالم کا سہارا حق کا دلدار اجان زمانہ روح زمیں
 ہرزہ خشم کا مرہم دل کا سکیلی ہر غم کی دوا ہمد و حزیں
 یائے کرم میں جوش اٹھا رحمت کی گٹھائیں چھاپی گئیں
 بجلوہ فلک عالم میں ہوا وہ کیسوں والا ماہ جبین
 فانوس میں شمع نورانی محفل کو منور کرتی ہے
 عالم کو منور کرتا ہے طیبہ میں چھپا اک پردہ نشیں
 عین جب امت ہوتی ہے اور دل میں جو دھڑکن ہوتی
 تدرے پچھا در کرتا ہے رحمت کی دعا طیبہ کا ملکیں
 قدموں پہ محفل کر باد صبا سرکار دو عالم سے کہنا،
 اک چشم کریم کی طالب ہے محتاج کرم بھارت کی زمیں
 دور سے ہنکا لا جاتا ہے اس در کا بھکار ہائے وجہ
 جس در پہ کبھی سنتا ہی نہیں تھا مانگنے والا لفظ نہیں



محمد عربیؐ کا نہ پوچھ حساب و حساب
 خدا کے نور رسالت کے مہر و جمال
 نہ رانہ بھر میں مسکن ہے امیرِ بیتِ نقض
 نبی کے نام سے کہتے ہیں گئی وہ کما
 زبانِ پاک میں ونداں ہیں موتیوں کی اڑی
 زبانِ پاک سے جھڑتے ہیں دُرِّ صدقِ مقال
 ضرور قاسمِ لغت تو ہو مگر آفت
 تمہیں نے بھوک سے زہرا کو کر دیا ہے ٹہ
 تمہاری ذات ہی آغازِ کائنات ہوئی ،
 تمہیں تو جملہ اہم کی سخاوت کا ہومال
 زمانہ بھر کا بھکاری ہے ، آپ کا منہ
 غنی ہے آپ سے مل ہو گیا ہے جو کرا
 گزر گیا ہے زمانہ و جیسے باتوں میں
 بنے کی بات اگر بن گیا مقال سے عا



ہے حُسن کے پیکر جلوۂ حق عالم کی غبارِ نورِ باری
 ان ہوں تجھ پر غنچہ دل سے دُبتِ عشا کی گل کاری
 تاریکی جاں سپاہی جہاں اور ظلمتِ دل کے تھے بادل
 اک برکتِ خدا کے گھر چمکی چمکا گئی وہ دنیا ساری
 ہے فرحتِ دل لے راحتِ جاں آ من سکینِ ہر دو جہاں
 تیرا ہوں تو میرا ہے ہو جاؤں بلا سے غم طاری،
 افسوس ہے مجھ کو پیاسوں پر محروم ہیں جامِ ساقی سے
 وہ دیکھ رہے ہیں الیہ سے ہے ہر کرم ہر سو جاری
 دینِ نبی ہے عقدرہ کشا اور فکر و غم کا حل بھی یہاں
 نہیں پھرتی تے کیوں دنیا لے جہاں ماری ماری
 اے سورۂ مزمل کی ضیا تو اپنی قبا میں مجھ کو چھپا
 محبوب ہوں حق کے سامنے میں اور سنِ عمل سے ہوا ماری

کہتے ہیں دُجیہ دیں مجھ کو حق یہ ہے کہ تنگ آمدت ہو
مجرم بھی ہوں میں کمزور بھی ہو اور پوچھنا ہو کی بھاری

ہاں حامد نور مجر ہوں اور نور و زریعہ ہوں
منازکرم ہے ساتھ مرے گوز خم دلی سب میں کا
اے ربِ زمانِ صنایع جہاں غامنا خدا کا خادم ہو
توپاک بنا دو ہوں خاکی تو نور بنا دے ہوں ناری

مسدس

فیوض آسمانی کو زمیں پر کون لایا ہے
 ملائک کو مجاہد شکر کی کس نے بنایا ہے
 زمیں سے عرش جا کر تھریز میں پر کون آیا ہے
 لٹا قی عالمیوں پر ابرین کر کون چھایا ہے
 اُسے ابر کرم یا رحمتہ العالمین کہیے
 اُسے محبوب حق یا سر غیبی کا ایس کہیے
 ولی کہیے نبی کہیے رسول انبیاء کہیے
 نجوم انبیاء کا قہر کہیے ترضیا کہیے
 ہدایت پیکر و سب ہدی نور خدا کہیے
 اگر کچھ بھی نہ کہیے تو محمد مصطفیٰ کہیے

محمد حامد و محمود تصویر محسام ہیں
 جہا کے گوشہ تنہائی میں مولیٰ کے عابد ہیں
 اسی گوشہ میں مولیٰ کے خدیجہ کو سلام آئے
 اسی تنہائی میں حضرت کو اقرار کے پیام آئے

جو آئے واسے پوری خلق کے بن کر امام آئے
نہ اکوہ صفا سے آئی سردارِ انام آئے

حرم میں شور بہ پاتھسا انام المتقین آئے

یہ کعبہ سے، مرا آئی رختِ المرسلین آئے

سعادتِ حق کے بولی اب ہر اورِ جدید آیا
نقاہتِ ارشاد کے بولی میں مئی وقتِ سعید آیا

یہ ملکیتِ سرور ہی تھی نورِ قرآن مجید آیا
نہ بالِ کفر یوں اچھی کہ اب بارِ شریک آیا

مناتِ ولایت و عزتی، در ہمتِ اپنی قسمت

ہمیل کہتا تھا لاؤں اب کہاں سے اپنی عزت کو

نراقاؤں محکم حکمِ سرورِ عالم
نرا نام معظمِ اعظمِ سرورِ عالم

نرے رخ کی مضیارت تھی نورِ اکوہِ سرورِ عالم
نرے قدموں پہ صدے جاںِ عالمِ سرورِ عالم

خدا نے سرورِ ی بخشی تجھے سارے زمانے کی

نرے ہاتھوں میں دیدی کنجیا اپنے خزانے کی

خدا معطی تو تم کو سم تمہیں نے ہم کو بتلایا
 تمہیں نے راستہ مرضی رب کا ہم کو دکھلایا
 رہے سر پر ہمارے حشر کے دن آپ کا سایہ
 اٹھا رکھا ہے حق نے اس لیے ہی آپ کا سایہ
 خدا وہ دن بھی لائے آپ کے دامن میں چھپ جائوں
 میں اپنی رُوسیا ہی اپنے مولا کو نہ دکھلاؤں
 خدا غفار ہے اور آپ ہی ہیں رحمتِ عالم
 مٹی ہے آپ ہی کی ذات کے سب حمتِ عالم
 مسلم و جہاں میں آپ ہی ہیں عظمتِ عالم
 مزین آپ ہی کی ذات کے ہے خلقتِ عالم
 و جیسے نوا در پر تمہارے خاک ہو جائے
 کہ نہ پاک ذرہ بھی گنہ سے پاک ہو جائے



اُمت ہوں نبی امی کی پھر کیسے کہوں میں جاہل ہوں
 پہچانا میں نے محمد کو پھر کیوں نہ کہوں میں جاہل ہوں
 اے حق کی ضیائے حق ذرا حق تجھ میں ہو گم تو حق پر فدا
 دکھلا دے رو حق مجھ کو شہا میں مجھ فریب باطل ہوں
 کم ظرف ہوں لیکن حرم بھی ہے اور اپنی غرض کا دیوانہ
 میرے تو کرم کچھ بھی ہوں سہی ہاں تیرے کرم کا قائل ہوں
 اے ساتی کو تڑ بھٹک ملے ایک بوند سہی چھٹیا رہی سہی
 ان مست نگاہوں کا صندوق مل جائے مجھے میں ساہل ہوں
 اے بیٹا قرآن روح بیاں اے پیکر عرفاں علم کی جاں
 مجھ پر بھی رب زندہ فی کا ہو راز عیاں میں جاہل ہوں
 جو عاشقِ روئے محمد ہے تریاق ہمد اسکی نظروں میں
 لیکن میں ہر اک دشمن کے لیے اک تار ہونہ ہمد ہوں
 اے رب علی ختمہ ہی سہی مل جائے وجہ عاجز کو
 میں عاشقِ روئے محمد ہوں گو پیکرِ خبث و رذائل ہوں



سوئے سے نہ احمد کو اٹھایا شبِ معراج
 اُمت کے نصیبے کو چکا یا شبِ معراج
 تا حشر رہے جس کا نشہ خلق میں باقی
 وہ جامِ محمد کو پلا یا شبِ معراج
 بے طبل صدا جس کی سدا گونج رہی ہے
 اس نغمہ غیبی کو سینا یا شبِ معراج
 اُمت تھی جسے یاد اُسے حق نے بلایا
 اس شکل سے ہم کو بھی بلا یا شبِ معراج
 آقا کو تقرب ہو تو خادم کو ہے معراج
 یہ حالِ بلالی میں دکھا یا شبِ معراج
 آنکھوں میں محمد کے بد قدرت حق نے
 خود سرمہ مازاع لگا یا شبِ معراج
 اک بوند لے تجھ کو وجہِ دلِ مست
 اس فیض کی جو غیب سے آیا شبِ معراج



سج گیا جہاں فلک شانِ مینر بانی سے
 چل دیا جو اک ہماں بیتِ اُمّ بانی سے
 سنتے ہیں کہ روحِ قدس لائے مرکبِ برقی
 تھا وہ تیز و قطعاً برقِ آسمانی سے
 راکبِ عربِ نوری مرکبِ فلکِ بجلی
 اس لیے تعجب ہے منکرِ روانی سے
 پہلے تو سمجھ لیں ہم وقت کی حقیقت کو
 پھر کریں گے بحثیں ہم سرعتِ زمانی سے
 اے مکانِ شاہِ دیں مجھ پر رحمتِ بیکے
 سلسلہ ملا تیرا حیلہ لامکانی سے
 کیا ہے وہ شبِ اسری کیا ہے لیلۂ معراج
 مل گئیں عددِ دُفتِ ملکِ جاودانی سے

پھول رحمتِ حق کے ہوں نشانہ اس گلی پر
 بن گئے ہیں دل گلشنِ حب کی کلفِ ثانی سے
 آمدِ مشہدیں کا بس ہے حاصل اتنا
 عیشِ آخرت ہو بلندِ زندگیِ فانی سے
 دُفعۂ شہدیں پر اسے وجہِ خوش قسمت
 پھول کچھ غمِ یاد رکھ بدغِ زبدِ گانی سے



حاضری در بار رسالت آب صلی الله علیه وسلم

(۱۹۵۶ء)

اے نورِ مجالِ کبریائی
 اے علی کریم و سایہ حق
 من عاجز و ناتواں فقیر
 پر وادہ شمع کعبہ ہستم
 خاکِ در و تو سحابِ رحمت
 اے قاسمِ سوز و الہام
 اے سانی تشنگانِ محشر
 دارم بدلم ہزار ظلمت
 طافی شدہ ام بذاتِ پاکت
 شاہِ بجواب من چہ گویم
 گرا ذل شود وجیبہ گوید
 تو سر و جملہ انبیائی
 در سایہ تو ہمہ خدائی
 تو سید جملہ انبیائی
 تو شمع برائے شمع آئی
 نازم بدرت بحبہ سائی
 یک شعلہ ز عشق حق نمائی
 یک جرمہ طفیلِ دلربائی
 طوفی نہ کنم کہ تو منیائی
 باقی شدہ ام کہ تو بتائی
 پر سندا گر کہ از کجائی
 آیم رد و رخِ انسانی

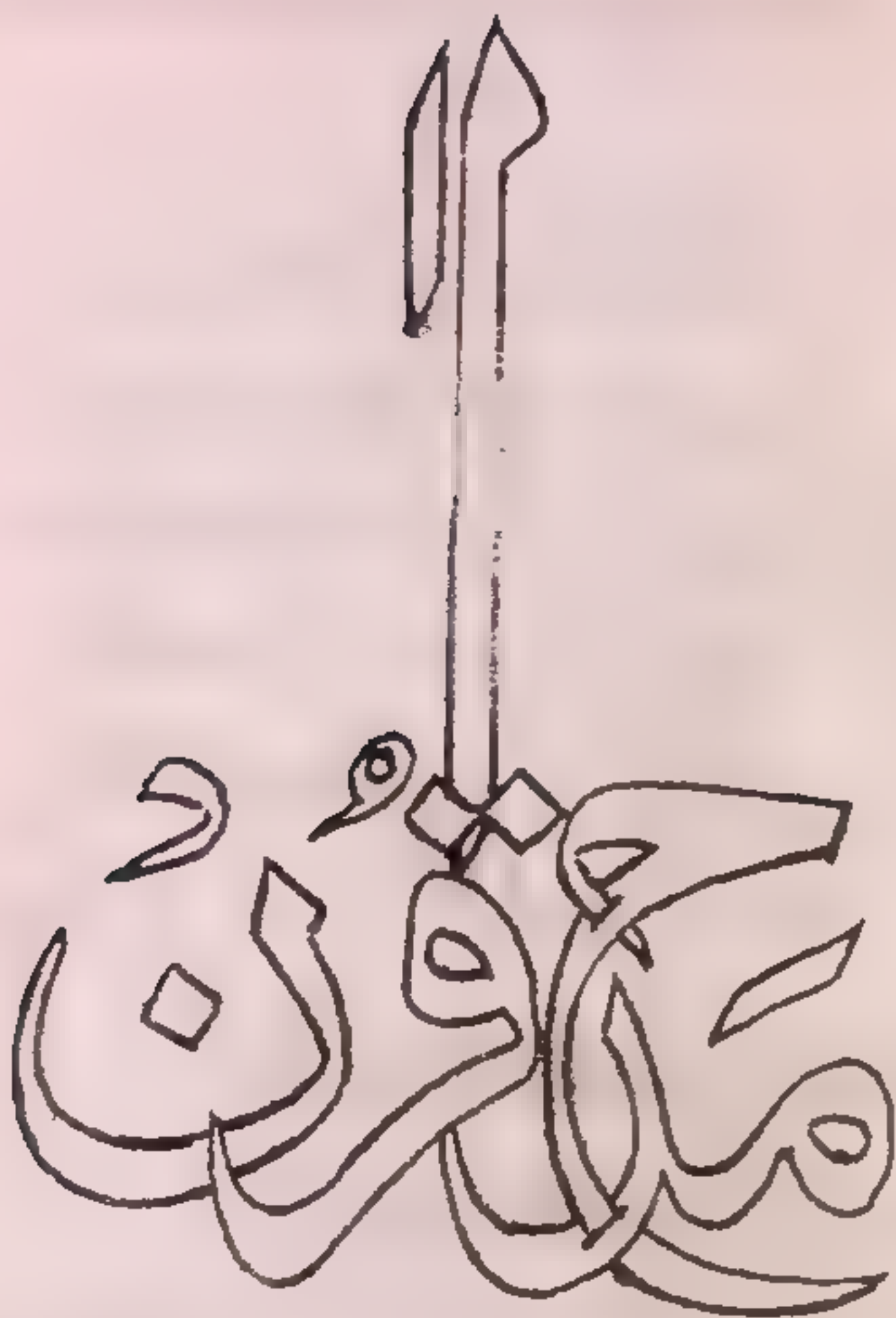


محبوب حق خیر البشر آں منظر نور خدا
 ختم رسل فخر جہاں ہم مصطفیٰ ہم مجتبیٰ
 آں رونق عرش بریں ہم زینت فرش زمین
 از نور فیض ذاتِ اقدس پرچ رسالت را ضیاء
 دستش بظاہر ہے نوادار و دوسے مددگار
 کج کرم جو دایم فیض و حل اسان غیا
 تو جلوہ سکا و حق خدی عالم دتوروش شدہ
 تو نور حق حسن ازل جس الضیاء بدرالدجہ
 اے دلف تو زنجیر دل وے رکے تو غم خدا
 عالم مرین عشق تو در چشم تو عین الشفاء
 اے چارہ ساز انس و جاں دے غمگسار بکیاں
 از بحر وجودت قلر و از بہر اس مسکین گدا
 سوز و وجہ خستہ جاں دار و دیش مدد و دوا
 لیکن نکالے گر کنی زائل شود رنج و بلا

عَنْ أَبِي لَعَنَةَ

أَنْتَ مَوْلَانِي حَبِيبِي أَنْتَ فَجِدُ الْمَقَامِ
 الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَاءِ السَّلَامُ
 أَنْكُمْ سِرْتُمْ إِلَى عَرْشِ إِلَهِ سَيْرِكُمْ
 جَاءَ فِي إِذَا أَنْكُمْ أَصْنَوْتُمْ مَنْ لَمْ قَامِ
 أَنْكُمْ طَهَّ وَبَسِي إِتَكُمْ خَيْرُ الرُّسُلِ
 أَصْطَفَاكُمْ وَأَجْتَبَاكُمْ رَبَّنَا بَيْنَ الْأَنَامِ
 قَاسِمُ الْخَيْرَاتِ الْبَرَكَاتِ فِي دُنْيَا بِنَا
 مَنَاقِي الْعَطَشَانِ مَاءَ الْحَوْضِ فِي يَوْمِ الْقِيَامِ
 نُورٌ أَفْلَاكِ وَعَرْشٌ فَايُزُومِنْ نُورِكُمْ
 نُورُكُمْ مِنْ نُورِ خَلْقِ الْغِيَاةِ وَالظُّلَامِ







جاں پاک ہوئی دلی عشا ہوا قرآن کی لطافت کیلئے
ہر تلخ مصیبت دور ہوئی قرآن کی خلوت کیلئے

ایمان ملا اخلاق ملے قرآن کی بدولت عالم کو
شاہوں کے بھی آسو بہہ نکلے قرآن کی خطا کیلئے
تاریکی باطل محو ہوئی اور برق تجلی کو ند گئی
قرآن کی بدولت دور ہوئی دنیا سے جہالت کیلئے

اک نور تو ہے قرآن کی دنیا اک نور نبی پر نور خدا
دو نور ہو جس کی قسمت میں اس قوم کی طاقت کیلئے

تورات کلیسیا گنگ ہوئی انجیل کے دم میں دم نہ رہا
دیتی تھی مہتابیت المقدس قرآن کی امامت کیلئے

سے دادی نخلہ یاد ہے کچھ کیا صبح سہانی تھی تیری !
 ثنائت بھی ایساں لائق تھے حضرت کی قرأت کیا کہئے
 پھیلا گئی قوم حبشی میں ایوان کی غیا اور حق کی جلا
 قرآن سے سورہ مریم کی تھوڑی سی تلاوت کیا کہئے
 نیلے ادب میں نرم سخن تھی اپنی فصاحت پر ناناں
 شرمائی بس اک اُمی سے قرآن کی بلاغت کیا کہئے
 مانا کہ وجہ خستہ کی باتیں ہیں سرا سر جذباتی
 لیکن ہیں عقیدت کی کلیاں کلیوں کی نطا کیا کہئے



دیا وحی الہی نے ہمیں حق پاسبانی کا

بکاڑا ہم نے شیرازہ کتابِ آسمانی کا

خدا نے آسمان سے خزانِ نعمت ہم کو بھیجا تھا

ادا ہم نے کیا کیا شکر یہ اس زیہمانی کا

نظامِ مملکت تدبیرِ منزل اس میں پنہاں ہے

اسی میں راہِ دے مغمر سہار ہی کامرانی کا

اسی نورِ الہی سے دو عالم میں اُجالا ہے

یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شادمانی کا

ہر اک صیرت علاجِ نفسِ امارہ کا نسخہ ہے

ہر اک آیت ازالہ ہے دلوں کی زانواں کا

ہر اک پارہ ہے سیمیں بلکہ زربیں نعمتِ باری

یہی اکسیرِ نبتا ہے حیاتِ جاودہ دانی کا

سلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل
 صحابہ نے مزہ لو طلب ہے ان کی درفشانی کا
 نرالی طرز ہے اس کی نرالا ہے بیاں اس کا
 جہان کفر بھی قائل ہے اس کی خوش بیانی کا
 جن و انساں ہیں شیدائی فرشتے بھی فلاں پہ
 خدا سب سے خود کو وہ مرتبہ سلع مثنائی کا
 مسلمانو! تمہیں کوہن کی نعمت خدا دے گا
 ذرا دہن پکڑ لو تم کتاب آسمانی کا
 وجہ زدار کو یارب بنادے پیکر مرسل
 کہ جس نے کر دیا عادی ہمیں قرآن خوانی کا



ہمارا عقیدہ ہے ایساں ہمارا
گرے منہ سے بل، ہے یہ نقصاں ہمارا
زمانہ یہ روشن زمانہ ہے ستارہ
خدا کے کرم سے ہے ایساں ہمارا
زمانہ یہ مسیح زمانہ کا محسن
زمانہ کا رہبر ہے قرآن ہمارا
مسائل کی زینت دلائل کی رفعت
حقائق کی حکمت سے تہیاں ہمارا
جہاں ہیں ہیں لے حد تو نہیں جاری
مگر سب سے اعلیٰ ہے قزاق ہمارا
حکومت خدا کی نیابت نبی کی
یہ قرآن ہے قانون سلطٰاں ہمارا
غزالی و زمانہ می معطر ہیں جس سے
وہ رشکِ جناں ہے گلستاں ہمارا

فراست یہاں آکے ہم سے سبق لے
 کہ ہے مرکزِ علم و عرفان ہمارا
 جو وحشی تھے ان کو فرشتہ بنایا
 مکمل ہے ایسا دبستان ہمارا
 ہمیں غلٹِ قبر کی فکر کیوں ہو
 کہ ہے نورِ تماں نگہباں ہمارا

وجہِ دجاہت کہے کوئی لیکن
 وہ کیا جانے خسران و حنناں ہمارا



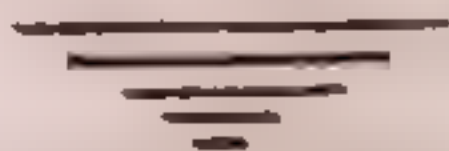
متاع کون و مکان مرجع انام ہے یہ
 جسے پیام خدا کہئے وہ کلام ہے یہ
 بنی کے حسن پہ شاید ہے وہ کلام ہے یہ
 خدا کے عشق کا پیغام اور سلام ہے یہ
 خدا نے بات نہ کی اس کے بعد بندوں کے
 خدا کے پاک کالیں آخری پیام ہی یہ
 بنی کی بات تو دیکھو کہ بات بات کمال
 کمال یہ ہے کہ معجزہ کلام ہے یہ
 نظامِ بزمِ جہاں ہے تو نظمِ قرآن سے
 حیاتِ ہر دو جہاں کا نظام تاکہ ہے یہ
 فقیر خاک نشیں ہو کہ شاہ تخت نشیں،
 کسی کی ملک نہیں ہے ملائے عالم ہے یہ

یہ دے رہے ہیں شہادت چار دہ سجدے
 عبادتوں کے فلک پر مہ تمام ہے یہ
 بجھی ہے بعض کی نومات اور زبور سے پیاس
 مٹانی تشنگی سب کی وہ ایک جام ہے یہ
 اسی نے گرد میں باطل کی سب قلم کر دیں
 فتوح صدق کی شمشیر بے نیام ہے یہ
 یہ اختتام کلام خدا کی محفل ہے ،
 خدا قبول کرے حسنِ اختتام ہے یہ ،
 تری کتاب سے یا رب ہو نچتہ سار وجہ
 ابھی تو بندۂ فاسی ہے اور خام ہے یہ



شریعت ساز ہے سادہ طریقت کی مدد ہے یہ
 جسے قرآن کہیے صومست سہرہ کی ندا ہے یہ
 غذائے روح مومن دردِ غصیا کی دوا ہے یہ
 دلِ بیمار اب کیوں غم کرے دارالشفاعت یہ
 نظامِ نوع انسانی مسئلہ ملک لافانی
 حیاتِ روح ایمانی ربِّ حق کی ضیا ہے یہ
 درخِ باطل کے پردے چاک کر ڈالے شعاعوں سے
 یہ ہے بدرِ عنایت اور شمسِ حق نما ہے یہ
 اسی ذکرِ مبارک سے دریاں پاک ہوتی ہیں
 اسی سے سیاہِ دل روشن ہوئے ہیں وہ ضیا ہے یہ
 ہر اک سے رست گشتِ دل ہے ہر اک ایک ہے گلِ مست
 ہر اک جمہور کی ہے کتنی ہے سب سے سب سے

تنہا ہی عالموں کی حکومتوں کا ہے یہ مجموعہ
 زمین و چرخ کے درمیاں نیا ارض و سما ہے یہ
 ہر اک فقرہ ہے پُر صنعت ہر اک صنعت میں رنگینی
 معانی میں حکیمانہ، حکم کی انتہا ہے یہ
 عصائے موسوی معجز بنا اک تانا بانہ ہے
 نرالی بات قرآن کی یہ سیف مصطفیٰ ہے یہ
 وجہ زار کچھ حد بھی ہے وصف ذات قرآن کی
 یہ خود ہی مدعی شاہد ہے خود ہی مدعی ہے یہ





فصاحت کا چمن ہے اور بلاغت کا گلستان ہے
 جو ہرکادے دلوں کو اور ردحوں کو وہ قراں ہے
 تمامی عمر پڑھے اور نہ ہو دل کو کبھی سیری
 زمانہ بھر میں وہ باری تعالیٰ کا ہی فرماں ہے
 صفاتِ حق کا جلوہ اور کمال ذات کی رفعت
 یہ دریا ہیں جس کا ایک سنگم ذاتِ فرقاں ہے
 ملائک کی عبادت بھی مسلم اور اطاعت بھی
 مگر جس کو ملی قراں کی دولت وہ سلماں ہے
 نظر آتے ہیں دنیا میں خود کے مدعی لاکھوں
 مگر محروم ہے جو نورِ قراں سے وہ ناداں ہے
 خدا نے بھر دیا دریائے رحمت ایک کوزہ میں
 یہ وہ کوزہ ہے جس سے شانِ اعجازی نمایاں ہے
 وجہ بے نوا کو اسے خدا سیرت میں شامل کر
 کر مہرے تیرے مومن ہے زباں پر نظمِ قراں ہے



الہی ہم نے قرآن کو پڑھا ہے کلام پاک کو ہم نے سنا ہے
ملاوت کا مزہ سب نے لیا ہے عبادت کا سماں سا بندھ گیا ہے

میسر ہیں ہمیں اتنے بہارے
لگی جاتی ہے ابشتی کنارے

یہ مانا ہم نے ہم سب نے خواہیں مگر تیرے ہی بندے اے خدا ہیں
غنی ہے ذات تیری ہم گدا ہیں کرم فرما کہ ہم بے آسرا ہیں

ہمارا کام سب تیرے کرم پر
ہمارا آسرا جو و اتم پر

علیم ظاہری کی کانیاں پر فیوض باطنی کی شانیاں پر
حدیث و فقہ اور قرآن یاں پر غرض دین نبی کی جانیاں پر

شہ احمد علیؒ کی ہے عنایت
پہے شاہ علیؒ کی اک کرامت

اِہی واسطہ اعلیٰ اُنبیاء کا اِہی واسطہ سب اولیاء کا
اِہی واسطہ آلِ عباس کا شفیع المذنبین نور محمد اسما

ہمارا دامنِ اُمید بھروے

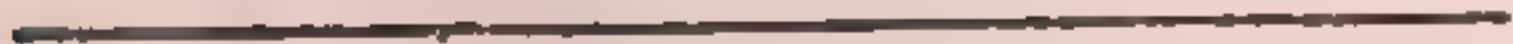
ہمارے مسلم کی تکمیل کروے

ہمارے بھائی و عہدِ کھلے ہیں سمجھتے ہیں کہ آگے جا رہے ہیں

ترقی کا یہ سگانا گا رہے ہیں بنزدی سے یہ نیچے آ رہے ہیں

اِہی ہم کو تیرے پیچھے ہٹا دے

محمد مصطفیٰ سے جا ملا دے





چمن میں پھول کھلتے ہیں نظر مسرور ہوتی ہے
مہکتی ہے جو خوشبو چشمِ دل مخمور ہوتی ہے،

ستاروں کی چاک سے تیرگی مستور ہوتی ہے

ضیاءِ جب پھیلتی ہے سب زمیں معمور ہوتی ہے

جہانِ مادی کے ان کرشموں سے ہے حیرانی

مگر فانی ہیں یہ باقی فقط ہے ملکِ روحانی

کہیں روغنِ کسے وریا حضرتِ انساں بہاتے ہیں

کہیں پر گیس کے شعلے فضا میں یہ اڑاتے ہیں

زمین کے راکٹِ جانبِ گردوں بھی جاتے ہیں

کبھی یہ چاند کی مٹی بھی اپنے ساتھ لاتے ہیں

مگر حبِ حال پوچھو ان کے روحِ نوعِ انساں کا

تو کہتے ہیں کھلونا ہے ہمارے طاقِ نسیاں کا

جرٹوں کو کاٹتے ہیں شاخ پر بیٹھے یہ دیوانے
حقائق ان سے ادھبل ہیں سناتے ہیں یہ افسانے

عروجِ مادیت کے نشہ میں ہیں یہ مستانے
نظر میں ان کی احمق ہیں خدائی دیں کے فرزانے

تجھے کیا ہو گیا اے ابنِ آدم کیوں ہوا غافل

خدا نے علم سے تجھ کو بنایا تھا بڑا عقل

معاشِ دنیوی کی ہے ضرورت ابنِ آدم کو

تمدن کے تعلق کی ہے حاجت پورے عالم کو

ہر اک انسان چہتا ہے انیسویں دیار و ہمد م کو

طلب کرتا ہے ہر بیماریا غم زخموں کے مرہم کو

غرض اس مادّی دنیا میں دنیا چاہیے سب کو

ہمارا مدعا یہ ہے نہ بھولے آتشِ رب کو.....

۷۱
مجھے مخلوق ہو کر اپنے خالق کا نہ خیال آیا

نہ قی میں ہوا تو مجھ تک دیں پر نہ وال آیا

یہ الہا انقلاب آیا کہ دنیا پر و بال آیا
خدا کی شان رحمت گھٹ گئی خوش حلال آیا

علاج اس کا یہ ہے ہم بنیں تصویر قرآنی
اسی کے واسطے ہے درس شاہ مسلم فرقانی

ہاں سے درس قرآن اور درس علم پیغمبر

یہاں پر علم عقلی اور نقلی کا بھی ہے دفتر
کہیاں پر حفظ قرآن اور قرأت کا بھی مصدر
یہاں علم شریعت اور طریقت کا بھی ہے منظر

یہاں احمد علی کے علم و عرفاں کا ہے گوارہ

یہاں شاہ علی کے فیض کا بہت ہے فوارہ

ہیں احمد علی کا کلمن شاہ ادب ہو جلائے

یہاں کا گوشہ گوشہ مرکز ادب ہو جائے

یہاں کا طرز انکار و دی نایاب ہو جائے

یہاں کا درجہ درجہ مرجع کلاب ہو جائے

و جیسے بے لڑا کو بھی ملے فیضان روحانی

کہ اس کے دل سے مٹ جائیں سبھی آفات نفسانی



اب شاید وہ سے مریات نہی بھاتی ہے
 آج سائنس سراک چیز کو شرماتی ہے
 ٹیپ ریکارڈ میں آواز نہا جاتی ہے
 چند تلحات میں لندن سے خبر آتی ہے

آدمی اڑتا ہے تا چاند چلا جاتا ہے
 یہ تو رب کچھ سے مگر دین مٹا جاتا ہے
 صورتیں رنگ برنگ دکھتی ہیں بازاروں میں
 نوجوان لڑکیاں اب پھرتی ہیں بازاروں میں
 خیال کریں ہوتی سنستی ہیں بازاروں میں
 بے حجابانہ پھرا کرتی ہیں بازاروں میں
 غیرت قوم نہیں غیرت مذہب معدوم
 جس کا آواز پہ ہوا اس کا نتیجہ معلوم
 ملے مسلم کہ کوئی خود ہی بناتا ہے شراب
 ہائے مومن کہ نرا شغل ہے اب خمر و کباب
 جھوٹ سے مکہ کے اذہر فحش سے پرہیز اخلاب
 تو نے بھولے سے طلب کی نہ بھی ماہ صواب

تو ہی خود سوچ بے تنہائی میں قسمت اپنی
 دل کے آئینہ میں خود دیکھ لے صورت اپنی
 سیٹھا پر تو ہمیشہ ہی کیا تو نے کرم
 کیا بڑھے بھول کے مسجد کی طرف تیرے قدم
 تو نے دنیا کے لئے سب ہی سے رنج و الم
 کیا کبھی بھول کے یاد آئی رہ ملک عدم
 خواب غفلت سے اٹھو اور سنبھالو تقدیر
 زندگی اپنی سنبھالنے کی سنا لو تدبیر

مالِ مسلم کے لئے کم نہیں پھر بھی ہے ذلیل
 قوم اور پچی سے بھی اور پچی ہے مگر خلقِ رذیل
 سیرتِ فتح کا منظر ہے کہیں حسنِ جمیل ؟
 صورتِ بد سے بگڑتی ہے کہیں شانِ حلیل
 اس مصیبت کا سلب ایک ہے شیطانِ خبیث
 اسے درجہ اس کی دنا ایک ہے قرآن و حدیث

نعتیہ غزل

جو چاہے کہے مجھ کو سارا زمانہ

نہ چھوٹے گا مجھ سے ترا آستانہ

نہ چھوٹے گا اب تک یہ چھٹا سکے گا

ترا سنگِ درہی ہے میرا ٹھکانہ

زمانہ کو حیرت ہے اے طائرِ جاں

فلک تیرا گلشنِ زمیںِ آشیانہ

یہ دانا کی تنگی یہ ناواں کی وسعت

یہی تو ہے تقدیرِ رب فائسانہ

خلا ان کے تیروں سے ہے غیر ممکن
 مگر ہٹ گیا ہے جبکہ سے نشانہ
 اب آجائے موج کرم، اب رحمت
 ترا گھٹانہ جائے گا پر در خزانہ
 ہرا ہو گیا زخم دل یادِ گل میں
 قفس میں جو یاد آگیا آشیانہ
 رلاتے مجنوں کو بلبل کو نالہ
 بتاتا ہے مجنوں یہ میسما تزمانہ
 وجیہ زمانہ وہی بن سکے گا
 جسے مل گئی بندگی عاجزانہ

قَطْعَتَا

(۱)

سخت شر مندہ عصیاں ہوں ندامت کو نہ پوچھ
ہوں گنہگار مگر میری جسارت کو نہ پوچھ
باز آ مجھ کو جہنم سے ڈرانے والے
مادنی دہلیجہ، شر کی حمایت کو نہ پوچھ

— (۲) —

وہ گلزارِ حق کی شگفتہ کلی
وہ دانائے رازِ خفی دہلی
تمنائے قلبی مرادِ دلی
وزیرِ محمد ہیں شاہ علی

رباعیات فارسی

یارب من دکر دار من دزد شتی من
 یلے ست گراں بار ز بون کشتی من
 لیکن کرمیت ساحل و رحمت ملاح
 خود را بشکر تو، مت شکر پستی من

اے ذات تو مخفی ست صفات تو عیاں
 موج کرمیت ظاہر و دیر تو نہاں
 ما نیم تخت بر تخت لائے شیونیت
 در سبینه ما جائے کن اے پاک نزار جاں

آدم ز بہشت آمدہ بر رویے زمیں
 تا آہ رساند بدو عرش بریں
 اے پست مرغ از رہ پستی پرگز
 بر عرش رسد آہ تو اے خاک نشیں

محمد کہ خورد شیر ذی قدر بود
 چو سعدین شد اسم با کنیت
 وزیرش دریں قسم ہم بدر بود
 وزیر محمد ابو بکر بود،

مطبوعات مکتبہ وزیریہ

قیمت	
۴/-	(۱) حدیثی اصول - دجیر الدین احمد خاں قادری
۴/-	(۲) تفسیری اصول " " " " " "
۲۰/-	(۳) فیوضات وزیریہ " " " " " "
۱۴/-	(۴) حالات مشائخ - سرکار شاہ خاں دجیبی
	(۵) جذبات وجہ - وجہ الدین احمد خاں قادری
	(۶) ملک ارباب حق " " " " " "
	ملنے کا پتہ: مکتبہ وزیریہ محلہ انگری باغ رامپور ۲۴۴۹۰۱

مطبوعات ادارہ نشر و اشاعت

قیمت	
۱/-	۱- مسائل شریعت حصہ اول - سرکار شاہ خاں دجیبی
۱/۲۵	۲- " " " " " دوم
۱/۵۰	۳- " " " " " سوم
۲/-	۴- " " " " " چارم

ملنے کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت جامع العلوم فرقانہ مشن گنج

رامپور یو پی ۲۴۴۹۰۱